● امام اعظم ابوحنفیہ (حیات وفقہی کارنامے)　　مؤلف: مشتاق احمد قریشی

ضخامت: ۲۴۶ صفحات　قیمت: ۱۵۰ روپے　ناشر: نئے افق پبلی کیشنز، احمد چیمبر، بلمبوریا اسٹریٹ آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی

حضرت امام ابوحنفیہ رحمتہ اللہ علیہ ہماری ملی تاریخ کی ایک روشن اور قابل تقلید شخصیت ہیں۔ آپ ایک عظیم محدث رفیع القدر عالم علوم عربیہ اور متکلمین اسلام کے سرحلقہ اور سرخیل تھے لیکن آپ کی وجۂ شہرت علم فقہ میں آپ کی بے حد و بے انتہا استعداد اور کارنامے ہیں۔ آپ اہل سنت والجماعت میں رائج چاروں فقہی مسالک میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ پیروؤں کے حامل مسلک کے مؤسس اور بانی ہیں۔ علم فقہ میں آپ کی مجددانہ صلاحیتوں کی وجہ سے آپ کو پوری امت کے اتفاق سے امام اعظم کہا جاتا ہے۔

فاضل مصنف و مؤلف ایک پرانے اور منجھے ہوئے لکھاری ہیں۔ ایک عرصہ مختلف ڈائجسٹوں اور مجلوں میں ان کی نگارشات پڑھنے کو ملتی رہیں لیکن پھر اچانک ان کے اشہب قلم نے اپنی جولان گاہ تبدیل کی اور اب وہ مذہبی و تاریخی موضوعات پر داد تحقیق و تصنیف دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

زیر نظر کتاب میں فاضل مؤلف نے حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی حیات و خدمات کو اپنی تحقیق و تالیف کا عنوان بنایا ہے۔ کتاب کی وجہ تالیف کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''امام اعظم ابوحنفیہؒ کی حیات و کارناموں کے بارے میں میرا کچھ لکھنا یا مختلف کتب سے تلخیص کرنا ایسا ہی ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا لیکن وقتی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک کوشش ہے جو اللہ کرے کہ اردو زبان آشنا نوجوانوں کے کسی کام آسکے۔'' (ص ۱۸)

مزید فرماتے ہیں:

> ''کوشش یہی ہے کہ کتاب زیادہ سے زیادہ آسان اور مؤثر انداز میں پیش کی جائے تاکہ قاری بہ آسانی امام اعظم ابوحنفیہؒ کی سیرت اور کام سے واقف ہو سکے۔'' (ص ۱۹)

جہاں تک ہم نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل مصنف اپنی اس کوشش میں کامیاب رہے ہیں۔ واقعتاً کتاب کا اسلوب نہایت سادہ اور زبان بے حد سلیس ہے جو عام نوجوانوں کے لیے استفادہ اور پھر اس کے نتیجے میں ہدایت کے امکانات میں اضافہ کرتی ہے۔

کتاب کی واقعاتی اور تاریخی اعتبار سے صحت بھی قابل اطمینان ہے کیوں کہ کتاب کے قریباً سب ہی مآخذ مکمل قابل اعتماد ہیں اور مزید برآں اس پر مؤقر اور نہایت واجب الاحترام علماء کرام کی تصدیقی اور تائیدی تقریظات بھی لکھی گئی ہیں۔

البتہ ایک چھوٹی سی فروگزاشت جو دورانِ مطالعہ اچانک سامنے آئی۔ فاضل مصنف لکھتے ہیں:

> ''سرسید احمد خان کی جدیدیت نے جب کافی سر اٹھا لیا...... تو انھوں نے مئی ۱۸۷۵ء میں علی گڑھ میں ایک درس گاہ کا آغاز کیا جسے جنوری ۱۸۷۷ء میں کالج کا درجہ حاصل ہو گیا۔ اسی جدیدیت کا مقابلہ کرنے کے